احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 26 جولائی 2000ء - 23 ربیع الثانی 1421 ہجری - 26 وفا 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 168

للّٰہی سفر

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص طلب علم کیلئے گھر سے باہر نکلتا ہے اس کا سفر اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ گھر واپس لوٹ آئے۔

(ترمذی کتاب العلم باب فضل طلب العلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات ظاہر ہے کہ (-) مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلب علم ہی کے لئے ہوتا ہے اور کبھی سفر ایک رشتہ دار یا بھائی یا بہن یا بیوی کی ملاقات کے لئے یا مثلاً عورتوں کا سفر اپنے والدین کے ملنے کے لئے یا والدین کا اپنی لڑکیوں کی ملاقات کے لئے اور کبھی مرد اپنی شادی کے لئے اور کبھی تلاش معاش کے لئے اور کبھی پیغام رسانی کے طور پر اور کبھی زیارت صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کے لئے سفر کیا تھا اور کبھی سفر جہاد کے لئے بھی ہوتا ہے خواہ وہ جہاد تلوار سے ہو اور خواہ بطور مباحثہ کے اور کبھی سفر بہ نیت مباہلہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کے لئے جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں سے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفرنامے اکثر ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں۔ اور کبھی سفر فتویٰ پوچھنے کے لئے بھی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز بلکہ بعض صورتوں میں وجوب ثابت ہوتا ہے اور امام بخاری کے سفر طلب علم حدیث کے لئے مشہور ہیں اور کبھی سفر عجائبات دنیا کے دیکھنے کے لئے بھی ہوتا ہے جس کی طرف آیت کریمہ قل سیروافی الارض اشارت فرما رہی ہے اور کبھی سفر صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے (-) اور کبھی سفر عیادت کے لئے بلکہ اتباع خیار کے لئے بھی ہوتا ہے اور کبھی بیمار یا بیماردار علاج کرانے کی غرض سے سفر کرتا ہے اور کبھی کسی مقدمہ عدالت یا تجارت وغیرہ کے بھی سفر کیا جاتا ہے اور یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے رو سے جائز ہیں بلکہ زیارت صالحین اور ملاقات اخوان اور طلب علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے اگر اس وقت وہ تمام حدیثیں لکھی جائیں تو ایک کتاب بنتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 607)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 4- اگست 2000ء بروز جمعۃ المبارک، یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14- جولائی بروز جمعۃ المبارک بیت فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ ممتاز اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ مکرم امیر صاحب یوکے کی ہمشیرہ تھیں اور ایک لمبے عرصہ کی بیماری کے بعد 12- جولائی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ نے طویل عرصہ تک دارالضیافت لندن میں مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص نیک خاتون تھیں۔

○ ...... اس کے ساتھ ہی محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ابن محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ 17- جون 2000ء کو ربوہ میں بعمر 84 سال وفت پاگئے۔ آپ 13- مارچ 1916ء کو پیدا ہوئے اور 1936ء میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی۔ آپ کو خدا کے فضل سے 45 سال سے زائد عرصہ تک خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ، جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بہن ہیں اور ان سے چھوٹے سب بچے انہیں پیار سے چھوٹی باجی کہتے ہیں کے علاوہ ایک بیٹا ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد اور تین بیٹیاں اور ان سب کے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مخلص دعاگو اور نیک فطرت تھے۔ مزاج دھیما تھا۔ خاموش طبیعت تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21- جولائی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

(2)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا کی جھلکیاں

میں آپ سب کے لئے قدم قدم پر دعائیں کر رہا ہوں- میں آپ سے بہت خوش ہوں- اللہ آپ کو بے انتہا فضلوں اور برکتوں سے نوازے

صدر مملکت انڈونیشیا سے ملاقات' پریس کانفرنس' یونیورسٹی میں خطابات

انڈونیشیا کی مختلف جماعتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال اور مثالی نظم و ضبط کے روح پرور نظارے

23 جون بروز جمعۃ المبارک

قبل ازیں 23 جون کی مصروفیات میں نماز جمعہ اور اجتماعی بیعت کی رپورٹ بھجوائی گئی تھی- اسی روز چار بجے شام حضور انور Bakti Wanayasa ہال میں تشریف لے گئے- (قبل ازیں اسی ہال میں نماز جمعہ ادا کی گئی تھی) حضور انور نے یہاں ایک ہزار سے زائد احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو پیار کیا- دوران مصافحہ حضور انور خصوصاً بڑی عمر کے بزرگ احباب سے دریافت فرماتے کہ آپ کن کن جماعتوں سے آئے ہیں' کب احمدی ہوئے- ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی- لوگ مصافحہ کرتے' ہاتھ چومتے' بعض سینے سے لگ جاتے اور اپنا چہرہ حضور کے کپڑوں سے رگڑتے- بعض احباب دوران ملاقات روتے اور سسکیاں لیتے-

مردوں سے مصافحہ کے بعد حضور انور نے خواتین کو شرف ملاقات بخشا- خواتین کی تعداد بھی ہزار سے زائد تھی- حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ کن کن علاقوں سے خواتین یہاں پہنچی ہیں- منتظمین نے مختلف جماعتوں کے نام بتائے کہ لمبے سفر کر کے یہاں پہنچی ہیں- حضور انور نے خواتین سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو میرے پاس لائیں اور پیار کروا لیں- مائیں اپنے بچوں کو لے کر حضور انور کی طرف لپکیں- حضور انور بچوں کو پیار کرتے اور چومتے اور دعائیں دیتے- تصاویر تو مسلسل کھینچی جا رہی تھیں- بڑا روح پرور منظر تھا- بچوں کی مائیں خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں-

اس پروگرام سے فارغ ہو کر پانچ بج کر چالیس منٹ پر مجلس عرفان شروع ہوئی جو پونے آٹھ بجے تک جاری رہی- نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور رات آٹھ بجے حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے-

24 جون بروز ہفتہ

صبح آٹھ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور Gadja Mada یونیورسٹی تشریف لے گئے جہاں حضور نے

"To find again the prophetic Vision of Religion......"

کے موضوع پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا-

☆ ... اس خطاب کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی- بڑے سنجیدہ ماحول میں یہ مجلس ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی- اس تقریب میں چھ صد افراد مدعو تھے جن میں یونیورسٹی کے پروفیسرز' ڈاکٹرز اور دیگر سرکردہ افراد اور طلباء تھے- (اس یونیورسٹی میں طلباء کی تعداد 40 ہزار ہے اور پروفیسر اور لیکچررز کی تعداد 2500 ہے- دنیا کے مختلف ممالک سے طلباء اس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں- Yog Yakarta شہر یونیورسٹیوں کا شہر کہلاتا ہے- جہاں اس وقت اسی (80) سے زائد یونیورسٹیاں ہیں)- سوال و جواب کے اختتام پر یونیورسٹی کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا اہتمام تھا- حضور انور ایدہ اللہ نے معزز مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا- بعدہ واپسی ہوئی-

☆ .... شام چار بجے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ اسی ہال میں تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد چودہ (14) خاندانوں کو شرف ملاقات عطا فرمایا- ایک ایک خاندان میں تیس سے چالیس تک مرد و زن اور بچے تھے اس طرح تقریباً پانچ صد احباب نے ملاقات کی- ہر خاندان کی ملاقات علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں تھی- حضور انور ان کے درمیان رونق افروز ہوتے- خاندان کے سرکردہ افراد حضور انور کے دائیں بائیں بیٹھ جاتے اور باقی ممبر باری باری آ کر تصاویر کھنچواتے' باتیں کرتے- حضور انور بچوں کو اپنی گود میں بٹھاتے اور پیار کرتے اور تصاویر بنانے والے جی بھر کر تصاویر بناتے- ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور پھر واپس رہائش گاہ کی طرف روانگی ہوئی-

25 جون بروز اتوار

آج Yog Yakarta شہر سے Cirebon اور پھر Manislor کے لئے روانگی کا دن تھا- صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور روانگی کے لئے باہر تشریف لائے اور وہاں موجود احباب کو شرف مصافحہ اور خواتین کو شرف زیارت بخشا- سبھی نے اجتماعی تصاویر اتاریں- پھر اسٹیشن کی طرف روانگی ہوئی- 13-9 پر ٹرین آئی- فرسٹ کلاس کی بوگی پوری ریزرو تھی- چند خدام پچھلے اسٹیشن سے اس ڈبہ میں آئے تھے اور اپنی نگرانی میں انجن کے پیچھے لگوائی تھی- اسٹیشن پر جماعت کے مرد و زن حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے آئے تھے- حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو خدا حافظ کہا- ٹرین نے آہستہ آہستہ اسٹیشن چھوڑا- بڑا روح پرور منظر تھا- لوگ سسکیاں لے کر رو رہے تھے اور مسلسل ہاتھ ہلا رہے تھے- حضور انور بھی جب تک لوگ نظر آتے رہے ہاتھ ہلا کر الوداع کرتے رہے- ٹرین کا یہ سفر بہت ہی خوبصورت اور دلفریب تھا- ساڑھے چار گھنٹے کے اس سفر میں دونوں اطراف دلکش مناظر تھے- پہاڑیاں' وادیاں اور انتہائی سبزہ اور پھلدار درخت....

پونے دو بجے Cirebon (چربون) اسٹیشن پر ٹرین رکی' جہاں ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت نے استقبال کیا- اور حضور انور کو خوش آمدید کہا- حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور پھر کچھ ہی دیر بعد مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے-

☆ .... چار بجے شام حضور انور نے مشن ہاؤس میں ایک نئے تعمیر ہونے والے ہال کا معائنہ فرمایا اور اس کا نام "مبارک ہال" حضور نے خود تختی پر سنہرے پین سے تحریر فرمایا- پھر سب لوگوں کو مصافحہ کا شرف بخشا- خواتین سے ملاقات کی' بچوں سے پیار کیا اور پھر وہی منظر کہ آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں ہیں-

☆ .... ساڑھے چار بجے یہاں سے مانسلور (Manislor) کے لئے روانگی ہوئی- چربون سے مانسلور کا فاصلہ 17 کلومیٹر ہے- پانچ بجے مانسلور آمد ہوئی- مانسلور کا علاقہ اللہ کے فضل سے 80 فیصد سے زائد احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے- یہاں چار ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا- سڑکیں گلیاں لوگوں سے بھری ہوئی تھیں- بچیاں مسلسل احمدیت کے نغمے گا رہی تھیں- انتہائی ایمان افروز منظر تھا- یہاں ارد گرد کی جماعتوں سے قافلے 42 بسوں کے ذریعہ پہنچے تھے-

حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں- بعد میں بیعت کی تقریب ہوئی- 401 کی تعداد میں لوگ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے- اجتماعی بیعت کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا- مصافحہ کرنے والے احباب کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی- اس کے بعد حضور خواتین کی طرف

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد محمود شرما صاحب

راہ خدا میں جان قربان کرنے والے - باوفا خادم دین

مکرم مظفر احمد شرما صاحب

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت میں بھی راہ خدا میں جان کی قربانی جیسی عظیم نعمت کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ راہ خدا میں قربان ہونے والوں اور ان کے پسماندگان کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

(البقرۃ آیات نمبر 154 تا 155)

12 دسمبر 1997ء بروز جمعۃ المبارک کی وہ غمزدہ رات ہے جب خاکسار کے پیارے بھائی مظفر شرما کو یہ فکر لاحق ہے کہ ان کو اپنی بھابھی صاحبہ (بیوہ مبارک احمد شرما صاحب) اور ان کے بچوں کو اسٹیشن گاڑی پر سوار کروانا ہے۔ اسی دوران خاکسار کی بھابھی جان (اہلیہ مظفر شرما) میز پر کھانا چن چکی ہیں۔ انہوں نے بھائی جان کو کہا کہ کھانا تو کھاتے جائیں۔ وہ اس وقت کھانا کیسے کھاتے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان سے پیار کرنے والا ان کا حقیقی مالک آسمان پر جنتوں کے میوے لے کر ان کی مہمان نوازی کا منتظر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:-

"ان کے لئے جنتوں میں میوے مہیا کیے جائیں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے انہیں دیا جائے گا۔ اور ان کو سلام کہا جائے گا جو بار بار کرم کرنے والے رب کی طرف سے ان کی طرف پیغام ہوگا۔"

(یٰسین آیات نمبر 58 تا 59)

چنانچہ بھائی جان یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ "بھابھی کو گاڑی پر سوار کر کے پھر کھاؤں گا۔" اور اس طرح شام پونے آٹھ بجے مظفر بھائی جان اپنی بھابھی محترمہ غزالہ بیگم صاحبہ (بیوہ مبارک شرما) کو گاڑی پر سوار کرانے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ تانگے پر بھابھی اور ان کے بچے سوار ہیں۔ اور بھائی جان پیچھے سے ہشاش بشاش (اپنے رب سے ملاقات کے لئے) موٹر سائیکل پر آ رہے ہیں۔ سول ہسپتال کے قریب پٹرول پمپ کے سامنے کسی آڑ میں دشمن گھات لگائے بیٹھا ہے۔ تانگہ پر بھابھی کی بچیوں نے ایک موٹر سائیکل سوار کو اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا اور اسی اثناء میں اچانک فائرنگ کی آواز آتی ہے اور بھائی جان اسی وقت زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بھابھی ان کو فوراً اٹھاتی ہیں ابھی ان کی زندگی کی سانسیں چل رہی ہیں۔ ان کو ہسپتال پہنچایا جاتا ہے۔ مگر زخموں کی تاب نہ لا کر آپ جان، جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

یہاں ضمناً خاکسار عرض کرتا چلے کہ مظفر احمد شرما صاحب کے بڑے بھائی مبارک احمد صاحب شرما کو 1974ء میں عین اسی جگہ کلہاڑیوں سے اتنی ضربیں لگائی گئیں کہ اس کے نتیجہ میں کئی سال تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہے اور آخر انہی زخموں کے نتیجہ میں آپ کی وفات ہوئی اور یوں آپ کو بھی راہ خدا میں جان قربان کرنے کا مقام نصیب ہوا۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 1997ء میں بڑے پیار سے آپ کا بھی ذکر خیر کیا۔

مکرم مظفر احمد شرما (راہ خدا میں جان دینے والے) محترم عبدالرشید شرما صاحب (امیر جماعت ہائے اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد و گھوٹکی) کے صاحبزادے اور مکرم عبدالکریم شرما صاحب (سابق مربی سلسلہ مشرقی افریقہ حال مقیم لندن کے بھتیجے اور منشی عبدالرحیم شرما صاحب مرحوم سابق کشن لال (رفیق حضرت مسیح موعود) کے پوتے تھے۔

حضور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 1997ء میں فرماتے ہیں کہ

"ان کے دادا منشی عبدالرحیم شرما ہندو سے (احمدی) ہوئے تھے اور بہت ہی اخلاص رکھتے تھے۔ یہ انہی کا اخلاص ہے جو آج ان کے پوتوں کی (راہ خدا میں قربانی) کی صورت میں بول رہا ہے۔"

محترم بھائی جان مظفر احمد شرما کی عمر بوقت (قربانی) 42 سال تھی۔ آپ ایک نہایت مخلص، جری اور بہادر داعی الی اللہ اور احمدیت کے فدائی تھے۔ بوقت (قربانی) اپنے والد صاحب محترم شیخ عبدالرشید شرما (امیر اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد و گھوٹکی) کی غیر موجودگی میں ان چاروں اضلاع کے قائمقام امیر تھے۔ اور اس کے علاوہ بوقت وفات ان اضلاع کے سیکرٹری امور عامہ اور قاضی کی خدمات بھی آپ کے سپرد تھیں۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سابق قائد اضلاع کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ بڑے باہمت اور دین کی غیرت رکھنے والے تھے۔ مسلسل ایک لمبے عرصے سے شرپسند ملاؤں اور ان کے ہمنواؤں کی طرف سے آپ کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ اور ایسے گندے گالیوں بھرے خطوط محترم بھائی جان اور بھابھی جان کو لکھے جا رہے تھے کہ کوئی شریف النفس انسان ان خطوط کو پڑھ نہیں سکتا۔ اور اخبارات میں بھی آپ کے خلاف واشگاف الفاظ میں اعلانات ہو رہے تھے۔ مگر آپ نہایت جرات سے اپنے دینی فرائض انجام دیتے رہے اور بالآخر اسی راہ میں جام (قربانی) نوش کیا۔

حضور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 1997ء میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"یہ (راہ خدا میں قربانیاں) جو نیک کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے دشمن کے چیلنج کے باوجود پیش کی جائیں یہ (جان کی قربانیاں) بہت ہی قابل قدر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ (قربانی) کے خوف سے کام نہیں روکنا۔"

نیک نامی

آپ والد صاحب کے ساتھ کاروبار میں ان کی معاونت کرتے تھے اور پیشے کے لحاظ سے وکیل اور صحافی تھے۔ گو کبھی عملاً وکالت نہیں کی لیکن آپ کا سارے شہر میں بہت اثر و رسوخ اور آپ کی نیکیوں کا اتنا پرچا تھا کہ بڑے بڑے دانشور اور بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری افسران آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ نے اسی اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے سارے شہر کے غرباء کے مسائل کو حل کروایا اور ان کی ہر مشکل میں مدد کرتے تھے۔ آپ کا وجود اس خطے میں ساری جماعت اور عوام الناس کے لئے بہت بابرکت تھا۔

باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں احمدیت کے خلاف بہت تعصب پھیلایا جاتا ہے ان کی نیکیوں اور ان کے اخلاص کا اتنا اثر تھا کہ غیروں نے مشترکہ طور پر اپنے پریس کلب کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا ہوا تھا۔ شہر کی اہم تقریبات میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوتے تھے۔ ہمارے سب بہن بھائیوں کی شادیوں کی تقاریب میں ان کے بلاوے پر چاروں اضلاع کے ڈپٹی کمشنر اور اعلیٰ سرکاری افسران شریک ہوئے۔

خدمت خلق

خدمت خلق اور حقوق العباد کا جذبہ تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کوئی بھی سوالی ان سے مانگنے آتا تو آپ اس کو کبھی خالی نہ لوٹاتے۔ کبھی کوئی سوالی لینے کے لئے بایاں ہاتھ آگے بڑھاتا تو آپ اس کو دائیں ہاتھ سے لینے کی تلقین کرتے۔ کسی کام میں مصروفیت کی وجہ سے اگر آپ سوالی پر توجہ نہ دیتے اور وہ نکل جاتا تو پیچھے جا کر اس کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ ضرور دیتے۔

وفات کے بعد ان کے کاغذات میں سے شہر کے ان غرباء کی فہرست نکلی جن کے لئے آپ نے کچھ نہ کچھ ماہوار راشن مقرر کیا ہوا تھا۔ جس کا انکشاف تعزیت میں آئے ہوئے ان غرباء سے ہوا۔ ان کی غرباء و مساکین سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی تعزیت اور جنازے میں آنے والوں کی ایک کثیر تعداد انہی غرباء و مساکین کی تھی جو رو رو کر اپنے محسن کو یاد کرتے اور کہتے جاتے کہ "اب تو ہم یتیم ہو گئے" عیدین کے موقع پر تمام غرباء کے گھر جانا، عید ملنا اور عیدی دینا ان کا معمول تھا۔

بھائی جان کے حقوق العباد کے جذبہ کا اظہار اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ خاکسار وصیت کرانے کے لئے اپنا وصیت فارم لے کر بھائی جان کے پاس گیا۔ وصیت فارم میں ایک تصدیق ہے کہ "وصیت کرنے والا حقوق العباد غصب کرنے والا نہیں ہے۔" مجھے اس تصدیق فارم پر بطور مصدق بھائی جان کے دستخط مطلوب تھے۔ بھائی جان تصدیق فارم پڑھتے پڑھتے اس فقرے پر آ کر رک گئے اور کہنے لگے میں یہ فقرہ پڑھ کر لرز گیا ہوں۔ معلوم نہیں ہم میں سے کون اس شرط پر پورا اتر رہا ہے کہ نہیں؟ اور مجھے نصیحت کی کہ تم نے اس شرط پر خلوص دل سے پورا اترنا ہے ورنہ تم مجھے بھی اور اپنے آپ کو بھی گنہگار ٹھہراؤ گے۔ اے جانے والے مرے پیارے محسن! تو کتنی پیاری نصیحت کر گیا۔ آج جب بھی بھائی جان کا یہ فقرہ خاکسار یاد کرتا ہے تو روح کانپ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ پر حسن ظن رکھتے ہوئے اس کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوتاہیوں، گناہوں اور خطاؤں پر اپنی ستاری کا پردہ ڈالتے ہوئے معاف فرمائے جو انجانے میں یا جان بوجھ کر سرزد ہو گئیں اور خاکسار کو ہر ممکن حقوق العباد ادا کرتے ہوئے قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے اور اپنے (قربان ہونے والے) بھائی کے سامنے سرخرو فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

صلہ رحمی

پیارے بھائی جان نے اپنے والدین، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کی خدمت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ والدہ صاحبہ کی آخری بیماری میں ان کی بہت خدمت کی اور آخر 1982ء میں والدہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ اس کے بعد والد صاحب بہت تنہا رہنے لگے۔ مگر ہمارے اس بھائی اور ان کی اہلیہ نے والد صاحب کی اتنی خدمت کی اور خوشیاں دیں کہ ان کا غم کم ہو گیا۔ اس وقت ہم سب بہن بھائی بہت چھوٹے تھے۔ بھائی جان نے ہم سب بہن بھائیوں کی تربیت اور ہمارے مستقبل کی اٹھان میں والد صاحب کے ساتھ مل کر بھرپور کردار ادا کیا۔ ہم سب بہن بھائیوں کے شناختی کارڈ ڈومیسائل اور تمام ضروری کاغذات وغیرہ جس کی مستقبل میں اسکول، کالجوں یا ملازمت کے وقت ضرورت پڑ سکتی تھی وہ پہلے ہی تیار کروا کر رکھ لیتے تھے تاکہ کوئی بچہ محض اس وجہ سے مستقبل میں پیچھے نہ رہ جائے۔

ہم بھائی جان کی ہدایت کے مطابق اپنے تمام مسائل انہی سے بیان کرتے تھے تاکہ والد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب کو کسی قسم کی ذہنی پریشانی نہ ہو۔ ہمیشہ ہمیں نصیحت کرتے تھے کہ جہاں بھی رہو وہاں سے والد صاحب کو خوشی کی خبریں دیا کرو اور اپنی پریشانیاں مجھ سے بانٹا کرو۔ اور آفرین ہے اس بھائی پر واقعی وہ ہماری پریشانیوں پر تڑپ اٹھتا تھا۔ خاکسار ملازمت کے دوران جب بیرون ملک سے گھر فون کرتا تو ہمیشہ مجھے کہتے تم ڈاکٹر مبشر شرما اور ان کی بیٹی امتہ المصور (یہ بچی تھوڑی ذہنی معذور ہے) کے لئے بہت دعا کیا کرو۔ ان کی طرف سے مجھے بہت فکر لگی رہتی ہے۔ اور پھر کہتے کہ تم اپنی واپسی کا پروگرام بتاؤ تاکہ والد صاحب کے پاس رہو اور میں دوسرے بہن بھائیوں کے مسائل حل کر کے آؤں۔ والد صاحب کو کبھی بھی انہوں نے اکیلا نہیں چھوڑا۔ جب بھی شہر سے باہر جاتے خیال پیچھے والد صاحب کا لگا رہتا۔ غرض یہ کہ بھائی جان والد صاحب کا دایاں بازو تھے۔ وہ بھی بھائی جان اور ان کے بیوی بچوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔ والد صاحب جب بھی بھائی جان کی قبر پر دعا کے لئے جاتے ہیں تو کہتے ہیں "میرا شیر سو رہا ہے" بھائی جان نے تمام بہن بھائیوں کی شادیوں کی ذمہ داریاں والد صاحب کے ساتھ مل کر احسن طریقے سے نبھائیں۔

تمام عزیز رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے۔ ان کی خوشی غمی میں شریک ہوتے۔ جس شہر میں بھی جاتے وہاں عزیز رشتہ داروں سے ضرور ملتے۔

اہلی زندگی

اپنے اہل و عیال سے بھی ان کا سلوک ایک محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ جیسا تھا۔ بھابھی جان اور بچوں کی ہر جائز خواہش کو فوراً پورا کرتے۔ اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی تربیت کا پورا خیال رکھتے۔ اکثر کہتے کہ والد صاحب کی زندگی ہمارے لئے بڑی نعمت ہے۔ ان کے وجود سے میرے بچوں کی تربیت بہت اچھی ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک بیٹی ریحانہ عنبر اور بیٹے عزت احمد کو وقف نو کی تحریک میں شامل کیا۔ بچوں سے ان کے ہاتھ سے چندے دلواتے تاکہ ان میں مالی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔

جب ہماری امی جان کا انتقال ہوا تو خاکسار کی عمر اس وقت تقریباً 8 یا 9 سال کی تھی۔ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے امی کا بہت لاڈلا تھا۔ ان سے ایک لمحے کے لئے بھی دور رہنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ یہ ان لمحات کا ذکر ہے جب میرے اس بھائی نے ایک محبت کرنے والی ماں کی طرح مجھے اپنی گود میں لیا اور اس کے بعد سے (قربان ہونے) تک اس فرض کو خوب نبھایا۔ بچوں کی مخصوص عادت رات کو سوتے میں ڈرنا ہوتی ہے خاکسار بھی اس عادت کا شکار تھا۔ شکار پور میں ہمارے باغ میں سنسان جگہ پر ایک کمرہ ہوتا تھا۔ خاکسار کو گھر سے اٹھا کر اپنے ساتھ وہاں اس کمرے میں سلاتے آدھی رات کو آنکھ کھلتی تو اپنے آپ کو کمرے میں تنہا پاتا۔ اس طرح مختلف طریقوں سے انہوں نے خاکسار میں بہادری اور خود اعتمادی پیدا کی۔ غرضیکہ اپنے بچوں کی طرح تربیت کے ہر پہلو پر توجہ دی۔ آج خاکسار جس مقام پر بھی ہے یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل، والدین کی دعائیں اور اپنے اس محسن بھائی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے بچوں کی اسی طرح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح انہوں نے ہماری خدمت کی ہے۔

آبائی شہر سے محبت

بھائی جان کو اپنے آبائی شہر شکار پور سے بہت محبت تھی مگر اس بدنصیب شہر نے اس ہیرے کی قدر نہیں کی۔ جب بھی بھابھی یا کوئی اور شکار پور سے شفٹ ہونے کے بارے میں مشورہ دیتے تو کہتے کہ اگر ہمارا خاندان یہاں سے چلا گیا تو احمدیت کا جھنڈا یہاں سے گر جائے گا اور دشمن بھی یہی چاہتا ہے کہ اس خاندان کو یہاں سے بھگایا جائے تاکہ احمدیت اس خطے سے نیست و نابود ہو جائے۔ مگر ان بدبختوں کو کیا معلوم کہ قربان ہونے والوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

خدا تعالیٰ سے ہم گریہ و زاری کرتے ہیں کہ اے اللہ! یہ احمدیت کا پودا جو شکار پور میں تو نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اس کو کبھی گرنے مت دینا اور ہمارے (قربان ہونے والے) بھائی اور کتنے ہی معصوم احمدی بھائیوں کا خون جو اس خطے کی بنجر زمین میں بہایا گیا ہے۔ ان کے پاک خون کی برکت سے اس بنجر زمین کو احمدیت کے لئے زرخیز بنا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ہمارے والد صاحب بزرگوار عبدالرشید شرما صاحب کے نام تعزیتی خط مورخہ 97-12-13 میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"آپ کے عزیز بیٹے اور جماعت کے عظیم باوفا خادم دین پیارے عزیزم مظفر احمد شرما صاحب کی (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی۔ (-) اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان کو یہ اعزاز مبارک کرے اور راضی برضا رہنے کی توفیق دے۔ جانا تو ہر ایک نے ہے لیکن زندہ و جاوید ہو کر خدا کے حضور حاضر ہونا اصل زندگی ہے۔ "اے مظفر! تم پر لاکھوں سلام کہ تو نے اپنے نیک نمونہ سے ایک اور زندہ مثال قائم کر دی ہے"

حضور مزید لکھتے ہیں کہ:

"مجھے عزیزم (-) کی اہلیہ، بچوں اور دوسرے عزیزوں سے گہری ہمدردی ہے میں آپ کے دکھ کو اچھی طرح محسوس کرتا ہوں اور خدا کے حضور ملتجی ہوں کہ آپ سب کا نگہبان ہو اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ نماز جنازہ بھی انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اس (قربانی) کو قبول فرمائے اور اس پاک خون سے احمدیت کی

باقی صفحہ 5 پر

اپنے وطن کی سیر

ظہور احمد صاحب

"پشاور کی قدیم تاریخی مساجد"

دنیا کے ہر گوشے میں تاریخی مقامات اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ چاہے وہ آثار قدیمہ ہوں یا کوئی عجوبہ انہی مقامات سے اس جگہ یا علاقے کی ابتداء کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک طریقہ ہے جس سے کسی معاشرے کی تہذیب و تمدن اور رہن سہن کے ماحول سے انسان بخوبی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔

پشاور ایسے تاریخی مقامات سے بھرا پڑا ہے۔ یہاں اس کے علاوہ قدیم دور کی چار تاریخی مساجد بھی موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چار بھائی تھے اور یہ چاروں اپنے اپنے زمانے میں گورنر تھے۔ سب سے بڑا بھائی دلاور خان تھا۔ دوسرا مہابت خان۔ تیسرا گنج علی خان اور چوتھا قاسم علی خان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں بھائیوں کو اپنی نعمتوں اور مال و دولت سے نوازا تھا۔ چنانچہ ان چاروں بھائیوں نے اپنے ناموں کی نسبت سے ایک ایک مسجد تعمیر کرائی۔ ان چاروں مساجد کو پشاور کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ جن کی تاریخ کچھ یوں ہے۔

1۔ جامع مسجد دلاور خان

مسجد دلاور خان بازار کلاں کے قریب پشاور کے پرانے اور قدیم علاقے محلّہ باقر شاہ میں واقع ہے۔ مسجد دلاور خان اپنی تعمیر کے اعتبار سے ساڑھے تین سو یا چار سو سال پرانی ہے۔ مسلمان حکمرانوں کا دور حکومت جہاں دنیا کی تاریخ میں سنہری دور کہلاتا ہے۔ وہاں اس وقت کا فن تعمیر جو مسلمانوں کی ثقافت تھی وہ بھی برصغیر کو دوسرے علاقوں سے ممتاز کرتا ہے۔ مغل حکمرانوں نے اس طرز تعمیر میں اتنی شاندار مساجد، عمارتیں، قلعے اور محل تعمیر کیے جن کی نظیر سوائے برصغیر کے اور کسی خطہ میں نہیں ملتی۔

مسجد دلاور خان کی چنائی میں سرخیائی مٹی، چونے کا پتھر اور وزیری اینٹوں کا استعمال بڑی مقدار میں کیا گیا ہے۔ اس مسجد کی سب سے بڑی اہمیت کی حامل بات یہ ہے کہ اس مسجد میں گل کاری کا کام بڑی مہارت اور خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ مسجد تقریباً 800 مربع فٹ کے رقبہ میں تعمیر کی گئی ہے۔ صحن ایک تالاب پر مشتمل ہے۔ جس میں مختلف رنگوں کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ جن سے مسجد کی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ آج کل مسجد کا متبادل حصہ ایک پرائمری سکول پر مشتمل ہے۔ دور دراز کے ملکوں سے سیاح اس مسجد کی گل کاری اور نقش کاری دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ تشویش کی بات یہ ہے کہ بہت پرانی اور قدیم ہونے کی وجہ سے اس کی عمارت رفتہ رفتہ خستہ حالی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اس مسجد کے انتظامات محلّہ دار الحاج کے بابو صفدر علی نے سنبھالے ہوئے ہیں۔ جو کہ ایک سماجی لیڈر ہیں۔

2۔ جامع مسجد مہابت خان

جامع مسجد مہابت خان شاہ جہان کے دور میں تعمیر ہوئی۔ شاہ جہان کا دور 1063ھ بمطابق 1652ء میں شروع ہوا۔ جس نے یہ مسجد تعمیر کی اس کا اصل نام مرزا لہراسپ تھا اور اس نے مہابت خان لقب اختیار کیا۔ یہ تین بار پشاور کا گورنر رہ چکا تھا۔ پہلی گورنری میں شاہ جہان کا دور تھا۔ دوسری گورنری 1658ء سے لے کر 1662ء بمطابق 1069ھ تا 1073ھ تک رہی۔ اور اسی دوران جامع مسجد مہابت خان تعمیر ہوئی۔ تیسری بار اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں یہ گورنر بنا جو کہ 1673ء تا 1674ء کا دور بنتا ہے۔ بنگش اور آفریدی اقوام کی بغاوت کچلنے میں ناکامی کی وجہ سے اسے گورنری سے دستبردار ہونا پڑا۔ وفات کے بعد اخون درویزا کے قبرستان میں دفن ہوا۔ اس کی قبر اب بھی وہاں موجود ہے۔

اس کے والد کا لقب بھی مہابت خان تھا۔ وہ بھی پشاور کا گورنر رہ چکا تھا۔ مگر وہ ایک عیاش آدمی تھا۔ اور افغان تھا۔ مہابت خان کے لغوی معنی ہیبت والا، رعب والا ہیں۔

مغلوں نے دریائے باڑہ پر پختہ پل تعمیر کرایا۔ جو آج تک پل پختہ کے نام سے مشہور ہے۔ پل پختہ کی تعمیر سے پہلے بازار کلاں میں کوئی مسجد نہیں تھی۔ جب دریائے باڑہ میں سیلاب آجاتا تھا تو لوگوں کو مسجد مہابت خان تک جانے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

3۔ جامع مسجد گنج علی خان

سیلاب کے دنوں میں مسجد مہابت خان میں نماز ادا کرنے کے لئے جانا دشوار ہو جاتا تھا۔ چنانچہ جامع مسجد گنج علی خان تعمیر کی گئی۔ اس کی تعمیر 1076ھ بمطابق 1665ء میں ہوئی۔ اس وقت اورنگ زیب عالمگیر کا دور تھا۔ گنج علی خان قندھار کا گورنر تھا۔ قندھار اس وقت ایرانیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور گنج علی خان ایرانیوں کی طرف سے گورنر مقرر تھا۔ یہ اپنے وقت کا بہترین تعمیرات کا انجینئر تھا۔ اس نے پشاور میں شالیمار باغ جس کو آج کل جناح پارک سے یاد کیا جاتا ہے وہ بھی تعمیر کرایا تھا۔ اسی طرح صدر میں جو کمپنی باغ ہے وہ بھی اسی نے شالیمار باغ کے نام سے تعمیر کرایا تھا۔ گنج علی خان بھی اخون درویزا کے قبرستان میں مہابت خان کے پہلو میں دفن ہے۔

4۔ جامع مسجد قاسم علی خان

جامع مسجد قاسم علی خان 1258ھ بمطابق 1842ء میں تعمیر ہوئی۔ اس وقت ہندوستان کے زیادہ علاقوں پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ اور بہادر شاہ ظفر کی حکومت لال قلعہ کے اندر تک محدود تھی۔ ایک مقید بادشاہ کے دور میں یہ مسجد تعمیر ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابر شبیر صاحب

ارشمیدس ARCHIMEDES

287 تا 212 ق م

ماہر فلکیات فیدیاس (Pheidias) کا بیٹا ارشمیدس سسلی (Sicily) میں سیراکیوس (Syracuse) میں پیدا ہوا تھا۔ نوعمری میں اس کی تعلیم اسکندریہ میں ہوئی جو قدیم یونان میں اپنے وقت کا ثقافتی اور علمی مرکز تھا۔ ارشمیدس کو ریاضی اور علم الہندسہ سے خصوصی اور دائمی رغبت تھی۔ اس کے اساتذہ میں بابائے علم الہندسہ اقلیدس کا ایک شاگرد کونون (Conon) بھی تھا جو ساموس (Samos) کا باسی تھا مغربی تہذیب میں یہ علم کے پھلنے پھولنے کا وقت تھا۔ فیثا غورث اور اقلیدس کی تصانیف نے زمین اور کائنات کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی اور انسان کو فاصلوں' خلائی رابطوں اور اقلیدسی اشکال کا ایک نیا ادراک بخشا تھا۔

سیراکیوس کا بادشاہ ہائرون ارشمیدس کا رشتہ دار تھا۔ ایک مرتبہ اس نے اپنے لئے سونے کا ایک تاج بنوایا۔ اس کو شبہ ہوا کہ سنار نے کوئی بے ایمانی کی ہے۔ چنانچہ اس نے ارشمیدس سے کہا کہ وہ کسی طریقے سے معلوم کرے کہ تاج خالص سونے کا ہے یا نہیں۔ کافی عرصے تک تو ارشمیدس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ارشمیدس پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں اترا تو پانی چھلکا۔ بجلی کے کوندے کی طرح ایک پل کے ادراک میں اس کو اپنے مسئلے کا حل مل گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ چیخنے لگا "یوریکا' یوریکا" یعنی مجھے مل گیا ہے۔ اور اپنی برہنگی کو بھول کر سیراکیوس کی گلیوں میں دوڑتا ہوا گھر کو روانہ ہوا۔ اس کے ذہن میں یہ تجویز آئی تھی کہ وہ تاج کا ہم وزن خالص سونا پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈبوئے گا اور اس میں سے جو پانی چھلکے گا اس کو ناپے گا۔ اس کے بعد سونے کے تاج کو پانی کے برتن میں ڈبوئے گا اور نتیجے کے طور پر چھلکنے والے پانی کے حجم کا پہلے چھلکنے والے پانی سے موازنہ کرے گا۔ ارشمیدس نے دیکھا کہ تاج کو پانی میں ڈبونے سے جو پانی چھلکا تھا اس کی مقدار اس پانی سے مختلف تھی جو تاج کے ہم وزن سونے کو پانی میں ڈبونے سے چھلکا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں اجزاء مختلف تھے۔ بہ الفاظ دیگر تاج خالص سونے کا نہیں تھا۔ اس طرح اتفاق' ذہانت اور مشاہدے کی مدد سے ارشمیدس نے کثافت اضافی کا طبیعی قانون دریافت کیا۔ یہ اصول ارشمیدس کہلاتا ہے اور ابھی تک تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی رو سے سیال میں ڈوبے ہوئے جسم کا اتنا ہی وزن کم ہو جاتا ہے جتنا کہ اس کے حجم کے برابر سیال کا وزن ہوتا ہے۔

بادشاہ ہائرون کے احکامات کے مطابق ارشمیدس نے تقریباً چالیس مختلف میکانی اور مشینی ایجادات کیں جو تجارت میں یا جنگی سازو سامان کی حیثیت سے استعمال ہو سکتی تھیں اس کی ایک ایجاد "پیچ ارشمیدس" (Screw Archimides) کہلاتی ہے اور ابھی تک دلدلی نشیبوں کا پانی کھینچنے کے کام آتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کھوکھلی پیچدار مشین ہے اس کا ایک سرا پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے جب اس کھوکھلی پیچدار مشین کو ایک طرف سے جھکا کر گھمایا جاتا ہے تو اس کے اندر سے پانی چڑھ کر باہر کی طرف نکل جاتا ہے۔ ارشمیدس کے زمانے میں یہ مفید ایجاد جہازوں کے گودام میں سے پانی نکالنے اور مصر کی بے آب وگیاہ زمین کو سیراب کرنے کے کام آتی تھی۔ ارشمیدس کے کام نے مشینوں کے علم میں رہنمائی کا کام انجام دیا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس نے کہا "مجھ کو زمین سے باہر کھڑے ہونے کی کوئی جگہ دے دو تو میں دنیا کو اٹھا لوں گا"۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر بہت معمولی طاقت کو صحیح طرح لیور کے طور پر یا چرخیوں کی مدد سے استعمال کیا جائے تو اس سے بڑے سے بڑا وزن اٹھایا جا سکتا ہے۔

جب رومی جرنیل مارسیلس (Marcellus) نے سیراکیوس پر فوجوں اور تقریباً ساٹھ (60) جہازوں کے جنگی بیڑے کی مدد سے حملہ کیا تو بادشاہ ہائرون نے اپنے سائنسدان ارشمیدس سے مدد مانگی اور یہ اس کی ہنرمندی کا نتیجہ تھا کہ رومی محاصرہ تین سال کے لئے ملتوی ہو گیا۔ ارشمیدس نے حملہ آوروں کو روکنے کے لئے طرح طرح کی مشینیں ایجاد کیں اور کئی بار ان کے حملوں کو ناکام بنایا۔ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ اس نے دھات کے بنے ہوئے بڑے بڑے مقعر عدسے ایسے نصب کر دیئے کہ رومیوں کے کچھ چوبی جہازوں میں آگ لگ گئی اور باقی جہازوں کے عملے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ جب رومیوں نے سیراکیوس کی دیواروں پر کمندیں ڈالنے کے لئے ان کے قریب بھاری بھرکم مینار تعمیر کئے تو ارشمیدس کے ایجاد کردہ بڑے بڑے آنکڑوں اور کرینوں کی مدد سے ان کو اٹھا کر پاش پاش کر دیا گیا۔ اگر رومیوں کے جہاز زیادہ قریب آنے کی جرأت کرتے تو ان کو بڑے بڑے آنکڑے ڈال کر کھینچ لیا جاتا اور تباہ کر دیا جاتا تھا' پلوٹارک (Plutarch) کے کہنے کے مطابق ارشمیدس کی بطور جادوگر سائنسدان کے ایسی شہرت تھی کہ رومی اس کے ایجاد کردہ ہتھیار دیکھتے ہی میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔

ایک رات جب سیراکیوس کے محافظ کوئی مذہبی جشن منا کر تھک ہار کر خطرے سے لاپرواہ ہو کر سو رہے تھے تو رومی سپاہی ایک دیوار پر چڑھ کر شہر کے اندر کود گئے اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد جو قتل وغارت اور خونریزی ہوئی اس میں ارشمیدس بھی مارا گیا حالانکہ رومی جرنیل مارسیلس نے خصوصی ہدایت کی تھی کہ اس کو جان سے نہ مارا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سپاہی جب ارشمیدس کے پاس پہنچا تو وہ زمین پر بیٹھا ریت میں ریاضی کی اشکال بنا رہا تھا۔ اس نے سپاہی سے اپنی آخری خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کو اپنا حساب کتاب اور وہ شکل پوری کر لینے دے جو وہ بنا رہا تھا۔

ارشمیدس کی درخواست کے مطابق اس کے مقبرے پر ایک سلنڈر کی شبیہ بنائی گئی۔ اس سلنڈر کے اندر ایک کرہ نقش تھا۔ اصل میں ارشمیدس کے نزدیک اس کی اہم ترین دریافت کرہ کی سطح اور حجم اور اس کو محیط کرنے والے سلنڈر کا آپس کا تعلق تھا اس کے لئے اس نے ایک سلنڈر بنایا تھا جس کی اونچائی اور قطر برابر تھے۔ اس سلنڈر کے اندر اس نے ایک کرہ مضبوطی سے پھنسا دیا۔ اس نے اس سلنڈر کو پانی سے بھر کر اس میں کرہ ڈبو دیا۔ جب اس نے سلنڈر میں موجود پانی کی مقدار سے چھلکے ہوئے پانی کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ کرہ کا حجم اس کو محیط کرنے والے سلنڈر کے حجم کا دو تہائی (2/3) ہے۔

ریاضی کے میدان میں' تحریری شکل میں ارشمیدس کے قابل قدر کارنامے درج ذیل ہیں۔

1۔ اس نے دائرے کے محیط اور قطر کے تناسب کا تخمینہ لگا کر معلومات دیں۔

2۔ اس نے شلجمی قطعہ دائرہ (Parabolic Segments) کا جو رقبہ دریافت کیا وہ جدید احصائے تکملی (Integra Calculus) کے مساوی ہے۔

3۔ اس نے مخروط نما اور کرہ نما کے بارے میں بتیس (32) تجویزوں پر مشتمل ایک رسالہ لکھا۔

4۔ اس نے سطح کے توازن یا سطح کے مرکز ثقل کے بارے میں رسائل لکھ کر نظری میکانیات (Theoretical Mechanism) کی بنیاد ڈالی۔

5۔ اس نے چوبیس (24) تجاویز پر مشتمل ایک اور رسالہ لکھا جس میں اس نے شلجمی اشکال کے آپس کے تعلق کی وضاحت کی مثلاً ایک شلجمی شکل اور ایک مثلث جن کی بنیاد ایک جیسی اور اونچائی برابر ہو' کا آپس میں تعلق۔

6۔ اس نے بڑے اعداد لکھنے کا ایک ایسا منضبط طریقہ رائج کیا جس میں درجات اور وقفوں کی مدد سے اعداد کی قیمت ظاہر ہوتی تھی۔

7۔ اس نے بہت سے مسائل کے حل کے لئے تجرباتی طریق کار استعمال کیا مثلاً اس نے مختلف مفروضات کو آزمانے کے لئے لاتعداد تجربات کئے۔ زمانہ جدید میں یہی طریق کار استقرائی یا سائنسی عمل کہلاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

آبیاری فرمائے۔"

حضور اہلیہ صاحبہ مظفر احمد شرما کے نام تعزیتی خط مورخہ 97-12-19 میں لکھتے ہیں کہ۔

"آپ نے اپنے عظیم شوہر' خادم احمدیت اور (قربان ہونے والے) کے متعلق جن نیک جذبات کا اظہار کیا ہے اس سے قرون اولیٰ کی تاریخ زندہ ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس دور میں جو روح پھونکی ہے اس کی زندہ مثال آپ ہیں۔ اور آپ کے میاں نے تو اپنا خون دے کر یہ مثال سچ کر دکھائی (-) اللہ تعالیٰ اس (قربان ہونے والے) پر لاکھوں سلام اور رحمتیں نازل فرمائے اور اس کے بچوں کا خود نگہبان ہو اور آپ کا خود محافظ بنا رہے اور قربانی کا لاجواب صلہ عطا فرمائے اور علاقہ اس پاک خون کی مہک اور رنگ سے لالہ زار بن جائے اور لوگ اس سے سچائی کی راہ پائیں۔"

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل واحسان اور احمدیت وخلافت کی برکت ہے کہ ہر غم کی گھڑی میں ہمارا یہ روحانی باپ خلیفہ وقت کی صورت میں ہمیں ڈھارس دیتا اور ہمارے حوصلے بلند رکھتا ہے۔

محترم بھائی جان کا جنازہ ربوہ میں 14 دسمبر 1997ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 1997ء میں آپ کا بڑے پیار سے اور تفصیلی ذکر خیر کیا اور نماز جمعہ و عصر کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم بزرگوار شیخ عبدالرشید شرما صاحب جو اس وقت دو جوان بیٹوں کی (قربانی) کا غم دل میں چھپائے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہیں ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو صحت وسلامتی اور احمدیت کی خدمت کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو اپنے اس عظیم "زندہ بھائی" کی نیکیوں کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خشخاش عربی میں بزر الخشخاش' فارسی میں کوکنار' اور انگریزی میں Poppy Seeds کہتے ہیں۔ اس کا پھول اور تخم سفید' پتے لمبے اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ اس کا درخت گز ڈیڑھ گز تک اونچا ہوتا ہے۔ یہ ایک مشہور دوائی ہے نیز اس سے افیون بھی حاصل ہوتی ہے۔

اس کا ذائقہ پھیکا قدرے شیریں اور سیاہ خشخاش کا قدرے تلخ ہوتا ہے۔ اس کی کئی قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً خشخاش بستانی' خشخاش بری' خشخاش زبدی' خشخاش مقرن یا خشخاش بحری وغیرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ صائمہ سعید ساہی صاحبہ بنت مکرم اقبال سعید ساہی صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ باجوہ صاحب (حال جرمنی) مورخہ 17-6-2000 نماز عصر کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں بحق مہر تیس ہزار جرمن مارک پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح ورخصتانہ

مکرم ملک طاہر احمد ارشد اعوان صاحب ابن مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد اعوان صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم قریشی ظفر حسین شاہ صاحب ہاشمی ساکن محب پور ضلع خوشاب بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ 11-6-2000 محب پور میں مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ضلع خوشاب نے پڑھا۔ مکرم ملک طاہر احمد ارشد اعوان صاحب مکرم ملک احمد دین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ بوچھال ضلع چکوال کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ مکرمہ فوزیہ صاحبہ مکرم قریشی محمد حسین شاہ صاحب ٹیچر محب پور کی پوتی۔ مکرم چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ ڈنگہ ضلع گجرات کی نواسی اور محترم مولوی گل حسن صاحب چیمہ ڈنگوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی ہیں اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں دوالمیال سے محترم ملک عبدالعزیز صاحب امیر ضلع چکوال اور دیگر معزز عہدیداران ضلع نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ 13/5 اسد جان روڈ لاہور کینٹ لکھتے ہیں خاکسار کی ممانی جان محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مرزا محمد سرور صاحب عزیز آباد کراچی 13- جون 2000ء بروز منگل کراچی میں وفات پا گئیں۔

اسی دن عشاء کے بعد خاکسار نے جنازہ بیت العزیز عزیز آباد میں پڑھایا۔ دوسرے دن موصیہ ہونے کی وجہ سے جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں جنازہ ہوا اور بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کی عمر 68 برس تھی۔ اور آپ کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا۔ اور میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب (جنہیں حضرت اماں جان نے حضرت مسیح موعود کی جیبی گھڑی دی تھی جس کا حضور اقدس نے جلسہ سالانہ U.K 1999ء میں ذکر کیا تھا اور سٹیج پر دکھائی تھی) کی صاحبزادی تھیں۔ اور محترم حکیم میاں محمد اشرف صاحب مرحوم (برادر اصغر ڈپٹی میاں شریف صاحب) کی بہو تھیں دینی خدمات کا نمایاں جوش رکھنے والی خاتون تھیں۔ اور ایک لمبا عرصہ عزیز آباد کراچی لجنہ کی سیکرٹری مال رہیں۔

ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹا مرزا عبدالقیوم صاحب ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور ان سے مغفرت کا سلوک کرے۔

یونیق سکالرز اکیڈمی ربوہ کا رزلٹ

○ امسال میٹرک کے بورڈ کے امتحان میں یونیق سکالرز اکیڈمی کے 13 طلباء و طالبات شامل ہوئے۔ جن میں سے 11 طلباء و طالبات بفضل تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ مجموعی طور پر ادارہ کا رزلٹ 84.61% رہا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔

اول سمیرا راشد نمبر 694

دوم ربیعہ تبسم نمبر 645

سوم شمسہ کنور نمبر 557

اللہ تعالیٰ ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ ناہید ملک صاحبہ بابت ترکہ مکرم خالد ملک صاحب)

محترمہ ناہید ملک صاحبہ بیوہ مکرم خالد ملک آف کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر .قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل جائیداد بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔

1۔ قطعہ نمبر 25/4 دارالصدر ربوہ میں 16 مرلہ 10 مربع فٹ

2۔ قطعہ نمبر 6/10 دارالصدر ربوہ میں سے 16 مرلہ

ان کے یہ دونوں حصے ان کے سب ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیئے جائیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ ناہید ملک صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم حسن ملک صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم تیمور ملک صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ انیلا ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم سعید احمد سعید صاحب بابت ترکہ مکرم محمد صدیق صاحب)

مکرم سعید احمد سعید صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب ساکن مکان نمبر 32 گلی نمبر 1 چاہ بوہڑ والا۔ ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 15/23 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہے۔ یہ حصہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ نذیرن بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سعید احمد سعید صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مختار احمد صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم محمد اسلم راشد صاحب بابت ترکہ محترمہ انیسہ راشد صاحبہ)

مکرم محمد اسلم راشد صاحب ساکن نمبر 2/8 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ انیسہ راشد صاحبہ .قضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر 2/8 دارالصدر ربوہ میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ یہ حصہ ان کے سب ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم محمد اسلم راشد صاحب (خاوند)
2۔ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ (والدہ)
3۔ مکرم محمد احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد شعیب احمد صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ منزہ صدف صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم تحریک جدید دراصل یوم محاسبہ اور یوم عمل ہے

○ اس دن اجتماعی طور پر مطالبات تحریک کی یاددہانی اور محاسبہ کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں تک ان پر عمل پیرا ہیں۔ انفرادی طور پر ہر احمدی اپنا محاسبہ یوں کرے کہ:۔

(1) کیا میں دعا کے مطالبہ کے مطابق تحریک جدید کے لئے دعا کرتا ہوں۔
(2) کیا میں سادہ زندگی بسر کرکے کفایت کرتا ہوں تاکہ خدمت دین کی اہلیت میں اضافہ کروں؟
(3) کیا میں سینما تھیٹر سرکس اور فضول اخراجات سے مجتنب رہتا ہوں؟
(4) کیا میں نے دنیا بھر میں اشاعت دین کے لئے جو مالی وعدہ کیا ہے وہ معیاری ہے؟
(5) کیا وہ قربانی پیش کی جا چکی ہے؟
(6) کیا میں وقار عمل میں حصہ لیتا ہوں اور ہاتھ سے کام کرنے کا عادی ہوں؟
(7) کیا میں وقف عارضی میں حصہ لیتا ہوں؟ کیا میں وقف زندگی کا متمنی ہوں؟
(8) کیا میں مالی اعتبار سے کسی پر بوجھ تو نہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے کے لئے تیار ہوں؟
(9) الغرض کیا وہ تمام وعدہ جات جو جماعتی استحکام اور اشاعت دین کے لئے میں نے اپنے محبوب امام کے حضور کئے ہوئے ہیں ان کے ایفاء کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہوں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس محاسبہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت سے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کیمپ ڈیوڈ مذاکرات

امریکی صدر بل کلنٹن اپنے عہدہ صدارت کے آخری چھ ماہ میں مشرق وسطی کے تنازعے کے آخری اور حتمی حل کی کوششوں میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں انہوں نے بظاہر ناکامی کی طرف جاتے ہوئے مذاکرات کو کامیاب کرنے کی ایک اور کوشش کی ہے۔ اسرائیل نے مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں کو محدود خود مختاری دینے کی امریکی تجویز تسلیم کرلی ہے جبکہ یاسر عرفات نے اسے مسترد کردیا ہے۔ اس سے ناکامی کا پھر سے خطرہ پیدا ہوگیا۔ جبکہ امریکی صدر مذاکرات کو کامیاب کرنے کی سر توڑ کوشش میں مصروف ہیں۔

چیچن مجاہدین نے 20 روسی ہلاک کردیئے

چیچن مجاہدین کے زبردست حملوں کے نتیجے میں 20 روسی فوجی ہلاک ہوگئے۔ روسی سیکیورٹی سروس نے بتایا کہ بعض دستاویزات ملی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جانباز دو اہم قصبوں پر دوبارہ قبضے کے لئے منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ روسی فوج نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس نے زالکا کے قریب جنگل میں 42 جانباز شہید کردیئے ہیں۔ اس دعویٰ کی تصدیق نہیں ہوسکی۔

طالبان اور اپوزیشن میں خونریز لڑائی

افغانستان میں طالبان اور مخالف اپوزیشن اتحاد کے درمیان دارالحکومت کابل کے شمال میں شدید لڑائی چھڑ گئی ہے۔ جس میں جنگی طیاروں کے علاوہ بھاری توپ خانہ بھی استعمال کیا جارہا ہے۔ اپوزیشن کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ طالبان کے طیاروں کی بمباری سے تین شہری ہلاک ہوگئے ہیں۔ تاہم طالبان نے اس الزام پر کسی ردعمل کا مظاہرہ نہیں کیا۔

ٹی وی نشریات پر پابندی برقرار

طالبان نے کہا ہے کہ افغانستان میں ہر قسم کی ٹی وی نشریات دیکھنے پر پابندی برقرار رہے گی۔ یہ پابندی ہٹانے کے کسی فیصلے پر غور نہیں ہورہا۔ وزیر اطلاعات قدرت اللہ جمال نے کہا کہ انہیں اس بات میں مشکلات پیش آرہی ہیں کہ کس قسم کی نشریات پیش کی جائیں اور غیر ملکی نشریات کو کسطرح روکا جائے۔

بقیہ صفحہ 2

تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ حضور انور کچھ دیر خواتین میں تشریف فرما رہے خواتین کی تعداد بھی دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔

ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ بعد میں مجلس عرفان ہوئی جو رات 9 بجے تک جاری رہی۔ رات قیام مانسلو رمیں تھا۔

بال ٹھاکرے کی گرفتاری کا باضابطہ حکم

بھارت کے صوبہ مہاراشٹر کی حکومت نے جو مرکزی حکومت کی مخالف ہے 'انتہاپسند ہندو لیڈر شیوسینا کے سربراہ بال ٹھاکرے کی گرفتاری کا باضابطہ حکم جاری کردیا ہے۔ پولیس کو ٹھاکرے کے خلاف کارروائی کیلئے فائل مل گئی ہے۔ ممبئی شہر میں سخت حفاظتی اقدامات کرلئے گئے تھے۔ ٹھاکرے نے دھمکی دی ہے کہ پہلے مجھے گرفتار کیا گیا تھا تو سارا ممبئی جل اٹھا تھا اب ہماری پارٹی بڑھ چکی ہے اب اگر مجھے گرفتار کیا گیا تو سارا بھارت جل اٹھے گا۔ ادھر مہاراشٹر کی حکومت بال ٹھاکرے کو گرفتار کرنے کا تہیہ کئے بیٹھی ہے۔

ہنگاموں کی ذمہ دار مرکزی حکومت ہوگی

بھارت کی بڑی اپوزیشن پارٹی کانگریس نے کہا ہے کہ بال ٹھاکرے کی گرفتاری پر ہنگاموں کی ذمہ دار مرکزی حکومت ہوگی۔ حکومت کو حالات بگڑنے کا بخوبی اندازہ ہے۔ پارٹی کارکن اور لیڈر لوگوں کو پرامن رکھنے کے لئے اقدامات کریں۔ بھارتی اپوزیشن پارٹی کے اجلاس میں بال ٹھاکرے کی ممکنہ گرفتاری پر پیدا ہونی والی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔

تائیوان کے وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا

چار کارکنوں کو سیلاب کے ریلے سے بچانے میں ناکامی پر تائیوان کے وزیراعظم نے صدر کو اپنا استعفیٰ پیش کردیا ہے۔ معلوم نہیں ہوسکا کہ صدر نے استعفیٰ منظور کیا ہے یا نہیں۔ وزیراعظم تانگ فی نے کہا کہ اس واقعہ کی ذمہ داری کابینہ پر عائد ہوتی ہے اس لئے صدر کو استعفیٰ پیش کردیا ہے اس کے ساتھ انہوں نے قصوروار افسروں کی فہرست بھی صدر کو پیش کردی۔ ہفتہ کے روز چار کارکن دریائے بیجنگ میں 3 گھنٹے شدید سیلاب میں پھنسے رہے۔ اور بالاخر ریلے میں بہہ گئے۔

طالبان کی شوریٰ کے 40۔ ارکان گرفتار

امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے کے الزام میں طالبان شوریٰ کے 40 ارکان گرفتار کرلئے گئے۔ ان پر لوگوں کو انتظامیہ کے خلاف اکسانے اور منشیات کی کوششوں میں رکاوٹیں ڈالنے کا بھی الزام لگایا گیا ہے۔

واجپائی کابینہ میں تبدیلی

وزیر قانون رام جیٹھ ملانی سے زبردستی استعفیٰ لئے جانے کے بعد ارون جیٹلی کو وزیر قانون بنادیا گیا ہے۔

خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم محمود احمد امریکہ میں علیل ہیں 'ابھی ٹیسٹ ہونے ہیں۔ تشویش والی حالت ابھی تک موجود ہے۔ احباب جماعت سے خاص طور پر دردول سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محسن رضا بھٹی صاحب آف رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ 12۔ جولائی 2000ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نادیہ محسن" عطا فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم حبیب اللہ چٹھہ صاحب آف چک نمبر 40 جنوبی سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک 'خادمہ دین اور باعمر کرے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کے ماموں مکرم محمد رفیق ثاقب صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور کے دل کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ ہسپتال سے گھر واپس آچکے ہیں۔ آپریشن کے بعد کئی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مظفر ظفر صاحب مربی سلسلہ سمن آباد فیصل آباد لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ محترمہ جو دارالنصر وسطی ربوہ میں مقیم ہیں دل کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں 'علاج جاری ہے 'ڈاکٹرز نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان سکالرشپ

○ حکومت برطانیہ نے حکومت پاکستان کے تعاون سے مندرجہ ذیل مضامین میں برطانیہ میں ایک سال تعلیم British Chevening سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن۔ ڈیزائن۔ اکنامکس۔ انوائرمنٹل سٹڈیز۔ ہیومن رائٹس انٹرنیشنل ریلیشن۔ لاء۔ مینجمنٹ۔ میڈیا سٹڈیز۔ پبلک ایڈمنسٹریشن سوشل ڈویلپمنٹ۔

درخواست فارم British Council سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست دہند کا کم از کم MA/MSc ہونا لازمی ہے۔ اس کی عمر 40 سال سے کم ہو اور دو سال سے زائد کام کرنے کا تجربہ ہو درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25۔ اگست 2000ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے جنگ 23۔ جولائی 2000ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

" ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء و صدر صاحبان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین 'ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو 19۔ اگست 2000ء کو ہوگا۔

امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جائے اور میٹرک کے نتیجہ سے بھی اطلاع دیں۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنی بیٹی شوکت کبریٰ کا نام تبدیل کرکے امتہ القدوس شوکت رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عبدالستار خان

والد امتہ القدوس شوکت

کوارٹر نمبر 92 تحریک جدید دارالنصر غربی

چناب نگر (ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

○ "مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ مورخہ 2000-7-30 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و آپریشن کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکن سپیشلسٹ (ماہر امراض جلد) کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 2000-7-30 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 25 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 26 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 12-7
جمعرات 27۔جولائی۔ طلوع فجر۔ 44-3
جمعرات 27۔جولائی۔ طلوع آفتاب 18-5

زبردست بارشوں سے تباہی 18 ہلاک

پنجاب بھر میں زبردست بارشوں سے 18۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ شاہدرہ میں چھت گرنے سے میاں بیوی اور دو بچے ہلاک‘ ٹھینگ موڑ میں بھی چھت گرنے سے ایک ہی گھر کے 4۔ افراد ہلاک اور کرنٹ لگنے سے 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ دریائے چناب‘ خانکی‘ اور برساتی نالوں میں اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ ستلج اور راوی میں بھی پانی کی سطح بلند ہونے لگی۔ جہلم اور سندھ میں نچلے درجے کا سیلاب ہے۔ لاہور میں 116 ملی میٹر بارش سے نشیبی علاقے زیر آب آگئے۔ دفاتر میں حاضری کم ہو گئی۔ محکمہ موسمیات نے مزید بارش کی پیشگوئی کی ہے۔ سیالکوٹ مرید کے‘ شیخوپورہ‘ جہلم سمیت کئی علاقوں میں بارش نے تباہی مچادی۔ لاہور میں ساری رات بارش ہوتی رہی۔ سرگودھا‘ فیصل آباد‘ بہاولنگر‘ اسلام آباد میں نشیبی علاقے ڈوب گئے۔ ٹریفک کا نظام معطل ہو گیا۔

حزب المجاہدین نے جنگ بندی کر دی

مقبوضہ کشمیر میں کام کرنے والی سب سے بڑی مجاہد تنظیم حزب المجاہدین نے تین ماہ کیلئے جنگ بندی کرنے اور بھارت سے مذاکرات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سری نگر کے قریب کسی مقام پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے جسکی تصویر بھی جاری کی گئی ہے‘ مجاہد تنظیم کے چیف کمانڈر عبدالمجید ڈار اور ساتھی کمانڈروں نے کہا کہ ہم دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم متشدد نہیں۔ بھارتی فوج حملے اور مظالم بند کرے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے مثبت جواب نہ دیا تو پھر کارروائیاں شروع کر دیں گے انہوں نے کہا کہ ہم سخت گیر نہیں مسئلہ کے حل کیلئے لچک رکھتے ہیں۔ اب کشمیری عوام کے ساتھ زیادتیاں نہیں ہونی چاہئیں۔

دہشت گردی آرڈیننس میں ترامیم

صدر نے دہشت گردی آرڈیننس میں ترامیم کی ہیں جس کے تحت اب ہڑتال‘ لاک آؤٹ اور سول نافرمانی کو دہشت گردی کی لسٹ سے نکال دیا گیا ہے۔ ہینڈبل تقسیم کرنے‘ دیوار پر نعرے لکھنے اور گوسلو پر بھی دہشت گردی کے جرم کا اطلاق نہیں ہو گا۔ تاہم ناجائز قبضہ بھتہ کی وصولی ہوائی فائرنگ‘ گاڑیاں چھیننے اور املاک کو نقصان پہنچانا بدستور دہشت گردی تصور کیا جائے گا۔

خطرات پر قابو پالیا ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم نے اندرونی اور بیرونی خطرات پر قابو پر لیا ہے۔ دشمن پاکستان کو دنیا میں تنہا کرنا چاہتا تھا حکومتی اقدامات سے اس کے عزائم ناکام ہو گئے۔ بیرون پاکستان ملک کا امیج بہتر ہو رہا ہے۔ فوج کے آنے سے واپڈا کی مالی حالت بہتر ہوئی ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ معیشت کی ڈاکومینٹیشن سے ایک کھرب کی اضافی رقم حاصل ہو گی۔ معیشت کو دستاویزی بنانے کا عمل ہر قیمت پر جاری رہے گا۔

عدالت عظمیٰ نے دروازہ کھول دیا

سپریم کورٹ بار کی طرف سے سپریم کورٹ کی طرف سے 12۔ اکتوبر کے اقدام کو جائز قرار دینے کا فیصلہ چیلنج کر دیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ عدالت عظمیٰ نے جنرل مشرف کو کھلی چھوٹ دے کر مہم جوئی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جنرل مشرف کو بن مانگے آئین میں ترمیم سمیت قانون سازی کا اختیار دینے کا حکم غیر آئینی‘ غیر قانونی اور خود سپریم کورٹ کے فیصلوں کے منافی ہے۔ پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھانے والے جج بدستور اپنے عہدوں پر برقرار ہیں۔

اٹک عدالتوں کے خلاف سماعت شروع

میاں نواز شریف نے اٹک کے قلعہ میں عدالت کے قیام اور قانونی کارروائی کو بلاجواز قرار دینے کیلئے جو درخواست لاہور ہائی کورٹ میں داخل کی ہے اس کی باقاعدہ سماعت شروع ہو گئی ہے۔ چیف جسٹس اس فل بنچ کے سربراہ ہیں۔ نواز شریف کے وکیل اعتزاز احسن نے اپنے دلائل میں کہا کہ عدالت کی جگہ کا تعین کوئی انتظامیہ نہیں کر سکتی بلکہ یہ جج کا کام ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں آصف زرداری کیس پر انحصار کیا جس میں سندھ ہائی کورٹ نے جیل کے اندر ہونے والی سماعت کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ یہ کھلی سماعت نہیں تھی۔ جہاں عدالت کے باہر نام لکھانا پڑے‘ شناختی کارڈ دکھانا پڑے ایسی جگہ کھلی عدالت نہیں کہلا سکتی۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری‘ سیاحتی‘ بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔
ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 ٹیگور پارک
نکلسن روڈ لاہور
عقب شوبراہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

کوئٹہ چھاؤنی میں حفاظتی اقدامات

کوئٹہ چھاؤنی میں تمام شہریوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ شام کے بعد کوئی شخص بغیر پاس کے داخل نہیں ہو سکے گا۔ پاس تھانوں کی تصدیق سے جاری ہونگے۔

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر : رانا حبیب الرحمان

تبدیلی دکان
فینسی ٹیلر کالج روڈ ربوہ سے تبدیل ہو کر اب فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ میں چلی گئی ہے۔ فون 212616 PP

ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا واحد بانی ادارہ
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
سوفٹ ویئر ایکسپرٹ، ہارڈ ویئر انجینئر اینڈ سسٹم ڈویلپرز
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی الف ربوہ (فون نمبر 213343)
E-mail:icc@fsd.comsats.net.pk

ضرورت ہے
(1) آفس ورک کیلئے (2) ڈرائیور کم سیل مین۔ خود ملیں 2 بجے تا 7 بجے
پتہ برائے رابطہ : میاں بھائی (پٹہ کمانی فیکٹری)
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ فون 16-7932514 فیکس 7932517

For Genuine TOYOTA Parts
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

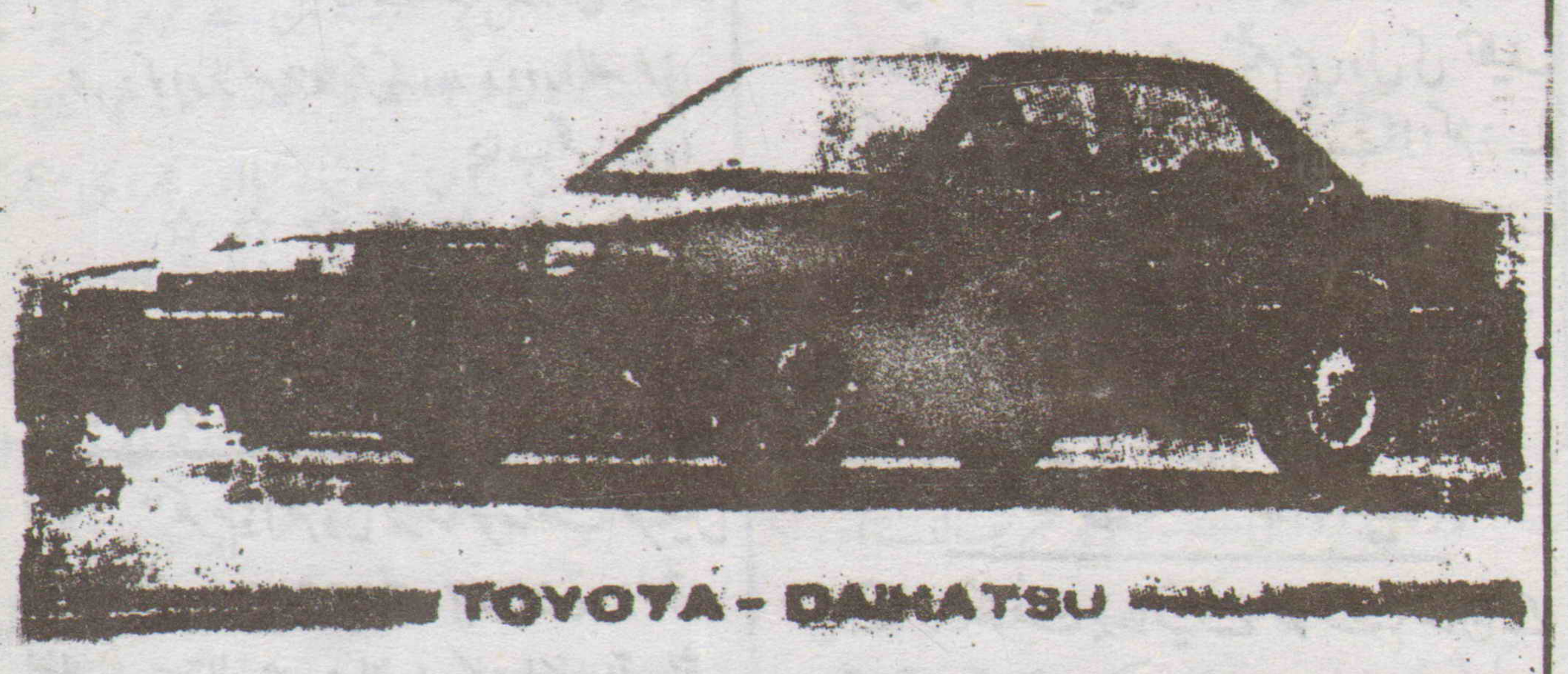

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون : 021-7724606
7724607-7724609

CPL No. 61